خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
14- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 282 جمعرات 21 رجب -1416ھ، 14 فتح 1374ھش، 14 - دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کو فائز المرام کرتا ہے

دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ، کامل گورنمنٹ اور لاانتہاء خزائن کی مالک ہے اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے۔ اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ وہ توّاب بھی ہے مستحی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہزار ہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

زمانہ میں بہت انقلاب ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر آج کل لوگوں کا یہ حال ہے کہ ایک طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دوسری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اپنے دنیوی کاموں میں یا رسمی معاملات میں ایسے منہمک ہیں کہ دوسری جانب یا تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے یا اس سے قطعاً نفرت رکھتے ہیں، لیکن جو بات خدا کی طرف سے ہونے والی ہے وہ خواہ مخواہ ہو کر رہتی ہے۔ دیکھو ایک زور آور سیلاب جو آنیوالا ہوتا ہے اس کو کوئی کتنا ہی روکے بہرحال وہ آ ہی جاتا ہے اور کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 275)

محبتِ الٰہی محبوب چیزیں خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نیکی حقیقت میں وہی نیکی ہے جو محبت کے تعلق میں خرچ کے لئے انسان کو آمادہ کرے۔ وہی نیکی جو محبت کے تعلق میں خرچ پر آمادہ کرے حقیقی نیکی وہی ہے (-) میں بیان کر چکا ہوں کہ جس چیز سے انسان کو محبت ہو وہ خرچ کر ہی نہیں سکتا جب تک جس کے لئے خرچ کرے اس سے زیادہ محبت نہ ہو۔ پس یہ مضمون ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی کہ اگر تم محبت چاہتے ہو تو لازم ہے کہ وہ چیزیں میری راہ میں پیش کرو جن سے تمہیں محبت ہو۔ پس جب تم اپنی محبوب چیزیں قربان کرو گے تو میری محبت حاصل کرو گے۔

ایک اور آیت میں اسی محبت کے مضمون کو آخر پر یوں کھولا ہے (-) کہ دیکھو اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خرچ نہ کرکے اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو کیونکہ تم بہت بڑا نقصان اٹھاتے ہو جب خدا کی راہ میں خرچ سے رک جاتے ہو۔ نقصان اٹھاتے ہو کہ گویا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے (-) خرچ کرو خدا کی راہ میں اور زیادہ اچھے انداز سے خرچ کرو، اس میں حسن پیدا کرو (-) اور یاد رکھو کہ اللہ یقیناً احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (-) خدا کی محبت کے سودے ہی اصل سودے ہیں اور وہ خدا کی راہ میں جب خرچ کرو تو اس کو خوبصورت بنا کے خرچ کرو۔ احسان کے ، مختلف مواقع پر مختلف معانی ہوتے ہیں عبادت میں احسان کا اور معنی ہے اور خرچ کے تعلق میں احسان کا اور معنی ہے۔ خرچ کے تعلق میں احسان کا وہی معنی ہے جو ہم روزہ مرہ کی زندگی میں ان کے تعلق میں جن سے ہمیں محبت ہو احسان کے مضمون کو ہمیشہ طبعی طور پر جاری بھی کرتے ہیں، سمجھتے بھی ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ ایک تحفہ انسان جب محبوب کو پیش کرتا ہے تو اس کے اردگرد وہ کاغذ جس میں وہ لپٹا ہوا ہے اس کی در حقیقت تو کوئی اہمیت نہیں ہوتی لیکن دن بدن اس کی اہمیت اتنی بڑھتی جارہی ہے اب یہ باقاعدہ ایک سائنس بن چکی ہے کہ تحائف کو کس طرح ایسے خوبصورت لباس میں لپیٹ کے پیش کیا جائے کہ دیکھنے والا اس کو جس طرح لپٹا ہوا ہے، جس طرح پیش ہو رہا ہے اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے کہ میری خاطر کوئی محنت کی گئی ہے۔ اور اب تو اتنے بڑے بڑے پارسلوں میں اتنے چھوٹے چھوٹے تحفے آنے شروع ہو گئے ہیں کہ اس مضمون کو انہوں نے بدل دیا ہے۔ (کلام الٰہی) کا مضمون تو حکمت پر مبنی ہے۔ تحفہ بنیادی مرکزی چیز رہنی چاہئے۔ اردگرد کا لباس احسان کا اظہار کرنے والا ہو کہ تحفے کے ساتھ بہت محبت وابستہ ہے اس لئے اسے سجایا گیا ہے۔ اب جو دنیاداری کے طریق ہیں ان میں سجانے والی چیز زیادہ اہمیت اختیار کر جاتی ہے اور

باقی صفحہ 7 پر

سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب کا ہرنیا کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں 13- دسمبر 1995ء کو ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے محترم مولانا موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی و رخصتانہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت جلسہ سالانہ لندن 1995ء کے موقع پر مکرم فاروق احمد خالد صاحب ابن مکرم عبد الرشید احمد صاحب ونگ کمانڈر (ریٹائرڈ) اور عزیزہ مبارکہ شاہدہ صاحبہ دختر سید سخاوت شاہ صاحب آف کراچی کے نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ اس سلسلہ میں تقریب رخصتی 7- دسمبر کو کراچی میں اور دعوت ولیمہ 10- دسمبر 1995ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی ۔ دعوت ولیمہ میں بزرگان سلسلہ محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ، محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ (نامہ نگار)

ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے تحت وقار عمل

○ ربوہ: 8 دسمبر۔ صدر عمومی ربوہ کے زیر انتظام جمعہ کو صبح 9 بجے سے 10 بجے تک اجتماعی وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔ اس کا افتتاح امیر صاحب مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے صبح نو بجے کے قریب دعا کے ذریعے کیا۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے کسی چلا کر وقار عمل کا آغاز فرمایا۔

ربوہ کے تمام محلوں میں متعلقہ صدر صاحبان

باقی صفحہ 2 پر

ہومیو پیتھک کلاس نمبر 79

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

14- فتح 1374 ھش 14 - دسمبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

1- کلام الٰہی فرماتا ہے (-) جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو وہ لوگ بھی تو گزرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جاوے۔ خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملاں ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا ہے اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے لیکن زور شور ہو تو مت بھاگے۔

2- خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکّل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نری پرہیزوں سے بچ سکتے ہو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کار آمد انسان نہ بنالے اس وقت تک اللہ اس کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ خواہ وہ ہزار بھاگتا پھرے۔

3- والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں والدہ کو مقدم رکھا ہے' کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو' ہیضہ ہو' طاعون ہو۔ ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔

4- جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔ (عبادت) وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔ جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی (عبادت) ہے بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری (عبادتوں) کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ (عبادت) ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قربِ الٰہی ہے۔

ادب آداب کی باتیں سکھاؤ
کسے کرنا ہے کیا کچھ، سب بتاؤ
جنہیں رکھتی ہے پیچھے ہچکچاہٹ
انہیں آواز دو، آگے بلاؤ

ابوالاقبال

○

دمِ صبح روزِ اَلست جب سرِ عام جاں طَلَبی ہوئی
تو بَلیٰ بلیٰ کی صدا ہر اک لبِ عشق پر تھی چڑھی ہوئی

مِٹا ظلمتوں کا نشاں نشاں ہُوا نُور نُور مکاں مکاں
درِ کائنات میں ضُوفشاں جونہی شمعِ مصطفویؐ ہوئی

مجھے اختیار دیا تھا کیوں مجھے شرمسار کیا تھا کیوں
سرِ روزِ حشر بتا مجھے بھلا کِس کی پَردہ دری ہوئی

نہ وہ نور ہے نہ سرور ہے نہ شرارِ فکر و شعور ہے
مِرا دِل اُجالے سے دُور ہے کہ ہو شمع جیسے بجُھی ہوئی

میرا جرُم کیسا عذاب کیا مجھے خوف روزِ حساب کیا
میری رُوح روزِ اَزل سے تختۂ دار پر ہے چڑھی ہوئی

نہ نظر سے حال عیاں ہُوا نہ زبان ہی سے بیاں ہوا
مِری داستاں ترے رُوبرو نہ خفی ہوئی نہ جلی ہوئی

یہ نصیرؔ ایک فقیر تھا جسے دوستوں نے بھُلا دیا
کہ بغیر گور و کفن کے اَب یہاں نعش ہے جو پڑی ہوئی

نصیر احمد خان

بقیہ صفحہ 1

نے احباب کو وقارِ عمل میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ چنانچہ معصوم بچے' بڑے' اور بزرگان وقارِ عمل میں مصروف ہو گئے۔ خواتین کے سپرد اس روز گھروں کے اندر خصوصی صفائی کا اہتمام کرنا تھا۔ جملہ اہل ربوہ کے سپرد اپنے گھروں کے سامنے صفائی ستھرائی کرنا' اور عمومی طور پر صدر محلہ کے تحت محلوں میں گند کے بڑے مراکز کو صاف کرنا یا سڑکوں وغیرہ کی مرمت کے کام شامل تھے۔

بلدیہ ربوہ کا عملہ صفائی بھی ٹریکٹر ٹرالی کے ہمراہ مختلف جگہوں سے گند اٹھانے میں مصروف کار رہا۔

جھلکیاں ایک محلے میں 4 سے 7 سال تک کی عمر کے واقفین نو بچے اور بچیاں اپنے سیکرٹری صاحب کے ساتھ وقارِ عمل میں مصروف تھے۔

ایک سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ اور ان کی دو بچیوں نے اپنے گھر کے سامنے واقع سڑک پر' پردہ کے اہتمام کے ساتھ جھاڑو دے کر صفائی کی۔

قریباً ساڑھے تین سال کی ایک معصوم بچی ایک ہاتھ سے اپنے بکھرے بال سمیٹ رہی تھی اور دوسرے ہاتھ سے جھاڑو پکڑے صفائی میں مصروف تھی۔

ایک محلہ کے معمر صدر صاحب جن کی عمر 70 سال سے متجاوز ہے۔ اپنے ہاتھ میں کسی اٹھائے گھر کے باہر زمین ہموار کر رہے تھے۔

○ وقف عارضی کی بابرکت اور روحانی تحریک کے سال رواں کے اختتام میں کم و بیش ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ تمام امرائے اضلاع صدران جماعت و مربیان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنا اپنا مقررہ سالانہ کوٹہ برائے وقف عارضی پورا کرنے کی بھرپور تحریک فرمائیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے افراد کو تلقین کریں کہ وہ فارم وقف عارضی پر کر کے اس نہایت ہی مفید اور بابرکت سکیم میں حصہ لے کر آسمانی برکتوں کے وارث بنیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک کلاس نمبر 79

سلیشیا، سپائی جیلیا، سپونجیا ٹوسٹا

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے مورخہ یکم مئی 1995ء کو ہومیو پیتھک کلاس میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: یکم مئی 1995ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھی کلاس میں سلیشیا، سپائی جیلیا، سپونجیا ٹوسٹا پڑھائیں۔

سلیشیا سلیشیا کا زبان پر کیا اثر ہوتا ہے؟ زبان پہ گاؤٹی کیریکٹر کی انفلیمیشن ہوتی ہے۔ کبھی آپ نے نوٹ کیا ہے؟ زبان کا کوئی حصہ اس طرح دکھتا ہے جس طرح جب گاؤٹ حرکت میں آتا ہے اور اسی طرح کی انفلیمیشن بھی ہوتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ Deposits ہو جاتے ہیں۔

سلیشیا جب معدہ کو ڈسٹرب کرتا ہے تو اس میں جو چوٹی کی دوا ہے وہ اگنیشیا ہے پھر نکس وامیکا بھی ہے۔ اور سلیشیا کے جو معدے کے کرانک اثرات ہیں ان میں ہچکی ایسی ہوتی ہے جو بڑی ضدی ہوتی ہے ٹھیک ہی نہیں ہوتی۔ اس کو کس طرح ٹھیک کرتے ہیں عام طور پر۔ ڈرا کے۔ اچانک کوئی خبر جھوٹی بنا لیتے ہیں اور اس کا فائدہ پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔

جی متلانا، الٹی آنا یہ علامات اس میں ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی قسم کی انفیکشن اندر ہے۔ معدے کے ساتھ جب Vomiting بھی ہو یا Hiccup یا پھر جگر کے اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں Bile وغیرہ آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کچھ انفلیمیشن ہے اور انفیکشن ہے وہاں۔ گرم فوڈ سے نفرت ہے۔ نفرت تو نہیں مگر ناپسند ہے اور ٹھنڈے کو چاہتا ہے۔ اب یہ اجنبی بات ہے۔ اگر میں نے آپ کو بتائی ہوتی تو آپ کو ضرور یاد ہوتی۔ کیونکہ بہت ٹھنڈے مزاج کا مریض ہوتا ہے۔ سخت سردی محسوس کرتا ہے اس کے باوجود گرم کھانا برا لگتا ہے اور بہت ٹھنڈی چیز اچھی لگتی ہے۔ لیکن یہ ہوتا ہے جب کوئی معدے وغیرہ میں انفیکشن موجود ہو۔ مریض کی مستقل علامت یہ نہیں ہے۔ بلکہ کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کبھی کبھی یہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کیوں؟ جب انفیکشن کسی اور عضو میں ہو تو یہ نہیں ہوتا۔ یہ اس کا نارمل رویہ ہے مگر جب معدے کا ایلیمنٹری کینال سے تعلق ہو تو یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

پلسٹیلا سے مشابہت پھر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ بعض اوقات گوشت سے نفرت ہوتی ہے اصل میں پلسٹیلا کو یاد رکھنا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ جب انفیکشن کے نتیجے میں کچھ بخار وغیرہ پیدا ہو جائیں تو پھر اس کی علامت پلسٹیلا سے بہت ملتی ہے۔ پہلے آپ کو بتا چکا ہوں۔ ہاتھ پاؤں جل رہے ہوتے ہیں سلیشیا میں اور انسان سمجھتا ہے کہ پلسٹیلا کا کیس ہے۔ شروع میں کئی مریضوں کے متعلق مجھ سے غلطی ہوتی تھی اور بیچارے پھر ایلو پیتھی کے سپرد کرنے پڑتے تھے۔ جب مجھے سمجھ آگئی اس بات کی تو اس کے بعد سلیشیا کام کرتی تھی۔ بظاہر پلسٹیلا کی علامات تھیں۔ تو اس کا بھی دراصل اسی سے تعلق لگتا ہے۔ انفیکشن ہو سکتا ہے کیونکہ پلسٹیلا گرم چیز سے گھبراتی ہے اور ٹھنڈے کو پسند کرتی ہے۔ ٹھنڈی چیزیں پسند کرنے کے باوجود اس کی ٹریکیا وغیرہ میں جو انفلیمیشن ہو یا کھانسی ہو کہیں۔ انفلیمشن سانس کی نالی میں ہو۔ اس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے۔ ٹھنڈا پانی آرام نہیں کر دیتا بلکہ تکلیف بڑھاتا ہے اس کے باوجود خواہش ہے۔ میں نے بچے دیکھے ہیں سلیشیا کے کیسز کے، جو برف کے ٹکڑے پانی میں ڈال کے بھر کے پگھلا ہوا برف کا پانی پیتے ہیں اور مائیں اس وقت بڑی پریشان ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان سے ایک بھڑکی لگ جاتی ہے وہ اسے پسند کرتے ہیں۔ فاسفورس میں بھی یہ بھڑکی لگا کرتی ہے۔ کرانک ڈائیریا میں بھی، سلفر کا تو آپ کو بتایا ہوا ہے کرانک ڈائیریا میں۔ کرانک ڈائیریا اور کالرہ (ہیضہ) کا حملہ جب عام ہو تب سلفر بہت مفید ہے۔ اور اس کے بعد سلیشیا بھی کام آتی ہے۔ مگر اول دوا سلفر ہے اس وقت۔ اگر کالرہ پھیل رہا ہو اور سلفر کثرت سے دی جائے احتیاطی اقدام کا بہت اچھا کام کرتی ہے۔

قبض بچوں کے لئے بعض دفعہ بڑی مشکل پڑتی ہے۔ قبض ایسی ہے جس کو پنجابی میں مائیں کہتی ہیں "کل دا بہت اے" ہوتا کچھ نہیں، کلتا ہی کلتا ہے۔ یہاں کلنا کہتے ہیں۔ اردو میں کیا کہتے ہیں کلنے کو۔ بچہ بہت زور لگا رہا ہے آخر تھک کر بیٹھ جاتا ہے مگر سٹول باہر نہیں آتے۔ ایسے مریض کے لئے دو دوائیں ہیں جو مفید ہیں۔ ایک سلیشیا اور ایک ویرٹرم البم۔ ویرٹرم البم کی قبض بچوں میں اس سے بھی زیادہ سخت مزاج کی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے۔ یہاں بھی یہ واقعہ ہوا ہے۔ بچوں کو قبض ٹھیک نہیں ہوئی۔ عام دواؤں سے سلیشیا سے۔ پھر ویرٹرم البم یاد آئی وہ دی تو ٹھیک ہو گئے بالکل۔ عام طور پر رات سونے سے پہلے 30 کی طاقت کی ایک خوراک کھلاتا ہوں۔ اور بار بار سارا دن دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چند دن میں ہی پیٹ نرم ہو جاتا ہے اور طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔

پیشاب کی نالی میں اس کے بہت سی خرابیاں ملتی ہیں۔ پیپ کا بننا۔ نزلاتی حملے اور خون آنا پیشاب میں۔ یہ مختلف علامتیں ہیں جو پیشاب میں سلیشیا کی انفیکشن سے پیدا ہوتی ہیں۔

گردے کی پتھری لیکن سلیشیا کو ہم نے ایک اور چیز میں بھی مفید دیکھا ہے جس کا ذکر عام طور پر سلیشیا میں ملتا نہیں۔ وہ ہے گردے کی پتھری کا جو کسی دوسری چیز سے ردعمل ظاہر نہیں کرتی۔ سلیشیا X6 کھلائی جائے تو بعض دفعہ وہ ٹکڑے بن کر باہر نکل آتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سلیشیا کا ایسی پتھری سے تعلق ہے۔ یہ پتھری بعض دفعہ ایکسرے میں بھی نہیں آتی۔ مجھے اس وقت تجربہ ہوا تھا۔ جب افغان مہاجرین نئے نئے آئے ہیں اور پشاور کے قریب دور دور تک انہوں نے کیمپ لگائے ہوئے تھے۔ تو کچھ ان میں احمدی بھی تھے۔ اس وقت انہوں نے بتایا کہ سب سے بڑی تکلیف پتھری کی ہے اور شدید درد کا دورہ پڑتا ہے گردے کی درد کا۔ اور ہسپتال میں دکھاتے ہیں تو کہتے ہیں کوئی پتھری نہیں ہے۔ تو چونکہ آگزیلکس عام طور پر ایکسرے میں نہیں آتے۔ اور چونکہ میٹریا میڈیکا میں تھا نہیں۔ وہاں اس علاقے میں پتھر ہیں اور پتھریلی کونڈیوں میں وہ چیزیں گھوٹتے ہیں بعض دفعہ گندم بھی اسی میں پیتے ہیں۔ اس وجہ سے مجھے خیال آیا تھا سلیشیا کا۔ چونکہ پتھر بہت وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں پتھر کے سنگریزے کھانے میں جاتے رہتے ہوں وہاں سلیشیا دوا ہونی چاہئے۔ اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام کیا اس نے۔ اس کو اس لحاظ سے یاد رکھنا چاہئے۔

رات کا پیشاب جنسی کمزوریاں مردوں عورتوں کی خود پڑھ لینا خود نوٹس میں سے۔ رات کے پیشاب میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ بہت سی دوائیں سامنے آئی ہیں جن کا بچوں کے رات کو پیشاب کرنے سے تعلق ہے۔ بعض بچوں کو میں نے دیکھا ہے سردیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ گرمی میں بہت کم ہوتا ہے۔ غالباً سلیشیا جیسی دواؤں کا اس سے تعلق ہوگا۔ لیکن جو موٹی موٹی دوائیں پچھلے کچھ عرصے میں میرے سامنے آئی ہیں۔ وہ بتا چکا ہوں میں پہلے۔ کیا کیا ہیں بتاؤ۔

ایک خاتون نے بتایا کاسٹیکم۔ آرسنک اور کالی فاس اور ایپوسائینم۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ جو چیزیں ہیں۔ میں نے دیکھا ہے فائدہ پہنچاتی ہیں۔ کسی کو کوئی فائدہ دیتی ہے کس کو کوئی۔ ایک خاتون نے بتایا میگنیشا فاس اور ایسڈ فاس بھی فائدہ دیتا ہے۔

حضرت صاحب نے دریافت فرمایا، ملا کے؟ خاتون نے کہا نہیں علیحدہ علیحدہ۔

کبھی کبھی دیکھا ہے بڑا فائدہ دیتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کس پہ آپ نے استعمال کیا ہے۔ نام نہ بتائیں خاتون نے بتایا ایسڈ فاس تو کسی شوگر والے مریض کو دیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ ایسڈ فاس شوگر والے مریض کو دی تھی۔ اس کا رات کو بستر پر پیشاب بھی نکل جاتا تھا؟

"نہیں۔ ہر وقت آتا تھا"

حضرت صاحب نے فرمایا "وہ بات نہیں ہم کر رہے۔ زیادہ پیشاب کی بات نہیں ہم کر رہے۔ رات کو سوتے میں جب بستر گیلا کر رہی ہو۔ اس کی دوا کیا ہے۔ اس میں ایسڈ فاس تو ہمارے علم میں نہیں کہ فائدہ پہنچایا ہو کسی کو۔

رحم میں پانی کی تھیلیاں بعض دفعہ عورتوں کو رحم میں پانی کی تھیلیاں سی بن جاتی ہیں۔ کیا کہتے ہیں اس بیماری کو ڈاکٹر صاحب؟ ٹیومرز ایسے نہیں ہوتے۔ Polip ٹائپ کے واٹری بیگ۔ وہ بن کر رستے رہتے ہیں۔ کبھی پھٹ جاتے ہیں۔ لیسدار مادہ بھی نکلتا ہے۔ کافی تکلیف دہ چیز ہے۔ بے چین کرنے والی چیز ہے۔ ویسے تو درد نہیں ہوتی ان میں۔

پانی کہاں سے آتا ہے۔ اس کا میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اندر انفیکشن ہو کر پیپ بنتی ہے اور پھر کافی بڑی مقدار میں پانی ڈسچارج ہوتا ہے۔ اس کا میں نے اندازہ لگایا تھا کہ Polips بنتے ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس سے نکلتا ہو۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یوٹرس کی Fallopin Tubes میں ایسا ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا پیپ بننی شروع ہو جائے تو وہ پانی رسے گا اور پھر رحم میں آجائے گا۔ سارا علاقہ ہی زیادہ سوزش کی وجہ سے پھر پانی نکلتا ہو۔ اس کا کیا علاج کرتے ہیں۔ ٹیکہ دیتے ہیں انٹی بائیوٹک کا۔ ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب نے بتایا کہ پرانے زمانے میں نہیں کچھ عرصہ ہوا جوڑوں کے درد کے لئے بھی Indocid وغیرہ انڈومیتھیسن دیتے ہیں وہ سوزش کو کم کرتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کا مطلب ہے پہلے سے سائیکولوجیکل کیس ہوتا ہے 'انفیکشن کی وجہ سے نہیں بنتا' ہو سکتا ہے گاؤٹی مریضوں میں زیادہ پایا جاتا ہو۔

حضرت صاحب نے دریافت فرمایا اکری نیکس کیا ہوتے ہیں ڈاکٹر صاحب یہاں کی کوئی چیز ہے۔ کھانے کے لئے ملتے ہیں اکری نیکس؟ بعض دفعہ رحم میں اکری ٹیکس کی قسم کی چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں بن جاتی ہیں۔ اس کے لئے بھی سلیشیا مفید ہے۔ رحم کے کینسر میں بھی سلیشیا مفید دوا ہے۔ لیکن جو سل کے مریضوں کی کھانسی ہے اس میں ڈاکٹر مشورہ نہیں دیتے سلیشیا کے استعمال کا۔ پہلے کوئی نرم دوا استعمال کرنی چاہئے۔ پھر جب کچھ بہتر ہو جائے تو سلیشیا 30 میں دی جائے اونچی نہ دی جائے۔

دمے کا حملہ سوزاک کو دبا جائے تو دمے کا اٹیک ہو جاتا ہے۔ اس کا تو ہمارے ہاں کوئی موقع نہیں ملتا لیکن افریقہ وغیرہ میں یہ بیماریاں ہیں۔ وہاں ڈاکٹروں کے کام آسکتا ہے۔ اگر کسی کو سوزاک کی تکلیف ہو اور اس کو انٹی بائیوٹک سے دبا دیا جائے تو بسا اوقات ایسے مریضوں کو دمہ ہو جاتا ہے اس دمہ کا علاج سلیشیا سے ہوتا ہے۔ لیکن یہ جو ہے نا یہ معدوم کیس ہے۔ بعض دفعہ اگر Suppression پہلے سے ہوا ہو۔ تو اس وقت بھی ہوتا ہے اس لئے سلیشیا کو دمے میں یاد رکھنا چاہئے۔ بعض کیسز جو دوسری دواؤں سے ٹھیک نہ ہوں ان میں سلیشیا کام آسکتا ہے۔ اگر آباؤ اجداد یا کہیں دور کی منزل میں ہوا تھا اور پھر ٹھیک کر دیا گیا بظاہر۔ تو ایسے کیسز کا احتمال ہے کہ وہ دمے میں تبدیل ہو جائیں۔

پاؤں کا درد ہر قسم کے پاؤں میں دردوں کے محرکات۔ رگڑ لگنے سے تکلیف بڑھ جائے۔ یہ سلیشیا میں بھی ہے اور سلفر میں بھی بہت نمایاں ہے۔ اگر آپ کوئی بوٹ ذرا سخت پہن لیں جہاں سے بوٹ تنگ ہے اگر وہاں سلفر کا کوئی کیس ہو گا تو اس سے کھرنڈ بن جائیں گے حالانکہ زخم کوئی نہیں ہے۔ کھرنڈ بننے کا رجحان بہت ہے۔ ایک دوا ہے جو آسٹریلین نارتھ پول میگنیٹک فیلڈ سے بنائی ہوئی ہے۔ اور جو بظاہر دیکھنے میں تمسخر لگتا ہے کہ کیا چیز ہے۔ آسٹریلین نارتھ پول Magnetic فیلڈ کی دوا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ جتنی بھی دوائیں دیکھی ہیں ان میں یہ سب سے زیادہ موثر ہے۔ اس رجحان کو ٹھیک کر دیتی ہے۔ اب یہ دیکھیں کیسی حیرت انگیز دنیا ہے۔ جس کو مشاہدے کی وجہ سے مان رہے ہیں ورنہ عقل کے زور لگانے سے تسلیم نہیں کر سکتا آدمی۔ کیا Magnetic Field کس طرح اس کے اندر آکر دوا بن گئی اور مستقل اس کی Potentize شکل قائم رہی۔ یہ ناقابل یقین بات ہے۔ لیکن ہے۔ اور استعمال ہوتی ہے۔ آپ کر کے دیکھیں۔

مرگی مرگی کا میں بتا چکا ہوں پہلے غالباً آپ کو۔ وہ ویسے ہی بتا دیا تھا عمومی رنگ میں۔ جس کا دورہ شروع چاند میں ہو اس میں سلیشیا بہت اہم دوا ہے۔ مرگی کے لئے جو میں نسخہ یہاں استعمال کرا چکا ہوں۔ بہت سے کیسز میں اور جن کا میں پہلے کیوپرم سے علاج کرتا رہا ہوں ان سب سے بہتر نکلا ہے۔ وہاں پاکستان میں عموماً" روٹین میں کیوپرم سے علاج کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کیوپرم میں جو تشنج ہوتے ہیں ان کا سانس کی نالی پر بھی اثر ہوتا ہے۔ اور دماغ کے اندر جو رگیں خون کی جاتی ہیں ان پر بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر کیوپرم کو اکثر روٹین کے طور پر دیتے ہیں اور آرٹینیشیا اس کے ساتھ مددگار دوا کے طور پر مدر ٹنکچر میں دی جاتی ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اگر کلکیریا سلف 1000 طاقت میں مستقل دی جائے ہفتہ دس دن کے وقفے سے اور روٹین کے طور پر جو دوا دینی ہے وہ دو دوائیں ہیں ایک ہے ہائیڈرفو بینم اور ایک ہے ہائیڈرو سائینک ایسڈ 30 میں۔ کیونکہ سرکولر فائبرز کا شکنجہ بنانے میں ان کو جکڑنے میں اچانک' یہ سب سے زیادہ خطرناک زہر ہیں۔ اور اچانک ہوتے ہیں اتنا کہ دعا کا بھی وقت نہیں رہتا خاص طور پر ہائیڈرو سائینک ایسڈ کے کیس میں۔ ہائیڈرو سائینک ایسڈ کے متعلق ایک لمبا عرصہ تک سائنٹسٹ اس کا مزا معلوم نہیں کر سکے تھے کیونکہ جس نے یہ مزا معلوم کیا وہ بتا نہیں سکا اور مر گیا۔ اور اس کی ویسے بڑی احتیاطیں کی جاتی تھیں اور ایگزاسٹ فین اوپر چل رہا ہو۔ چمنی کی طرف اس کے اندر ایگزاسٹ کو رکھا جائے۔ اور ناک کے اردگرد بھی کپڑا لپیٹا جائے۔ بہت ہی خطرناک زہر ہے اور اس کی ایک شکل کڑوے بادام میں بھی ملتی ہے۔ وہ بہت ہلکا ہوتا ہے۔ ایک وقت تک سائنٹسٹ کو پتہ نہیں تھا کہ کڑوے بادام میں یہی ہے۔ ورنہ مزا بتا دیتے۔ یہ وہ چیز ہے جو مرگی میں بھی میں نے دیکھا ہے بہت مفید ہے۔ 30 میں دونوں ملا کر روٹین کے طور پر دن میں ایک دو دفعہ استعمال کرا کر دیکھیں اور اگر بچہ بیمار ہوا ہو اس وقت بھی منہ میں ڈال دیا جائے تو بہت جلدی افاقہ ہوتا ہے۔ کئی لوگوں نے جن کو میں نے دی ہے یہی رپورٹ کی ہے۔ بعض نے تو کہا کہ پھر ہوتی ہی نہیں۔ بعضوں نے کہا کہ ہوتی ہے مگر کم۔ فوراً فائدہ ہو جاتا ہے۔ تو یہ بھی لوگ استعمال کر کے دیکھیں اور اگر اچھا فائدہ ہے تو رپورٹ کر کے دیکھیں اور اگر کہیں بعض کیسز میں فائدہ نہ ہو تو وہ بھی بتائیں۔ وہ کس قسم کے مریض تھے جن کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تا کہ ہمیں اندازہ ہو جائے کہ کن علامتوں میں دینی چاہئے اور کن میں نہیں دینی چاہئے۔

سپائی جیلیا یہ اعصابی دوا ہے۔ اعصاب سے مراد Nerves ہیں۔ عضلات نہیں۔ ہم "اعصابی" جب عموماً کہتے ہیں اردو میں تو Nerves مراد ہوتی ہیں۔ تو اعصابی دوا ہے لیکن اس کے اعصابی دوا ہونے کی جڑ۔ روماٹزم میں ہے۔ بنیادی طور پر سپائی جیلیا رویٹک دوا ہے۔ اور رویٹک مریضوں کے اعصاب بھی رویٹک اثرات سے متاثر ہو کر بہت زیادہ حساس ہو جاتے ہیں۔ اور وہ دردیں جن کی بنیاد روماٹزم ہو' اور نظر آئیں صرف اعصابی' ان میں بہترین ہے سپائی جیلیا۔ دل کے ساتھ بھی اس کا بہت تعلق ہے۔ دل کی تیز دھڑکن میں بھی سپائی جیلیا بہت کام آتی ہے۔ اور چہرے کے دائیں طرف خصوصاً جو Nerves ہوتی ہیں اس کے لئے سپائی جیلیا چوٹی کی دوا ہے۔

کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ گردن سے لے کر اوپر چہرے تک تمام اعصابی دردوں میں سپائی جیلیا اگر سردی سے بڑھ جائے۔ اس میں بہت مفید ہے۔ بعض دفعہ گردن میں کوئی درد بیٹھ جاتی ہے یا جوڑوں میں۔ کندھوں کے جوڑوں میں دائیں طرف بائیں طرف جو کسی اور چیز سے نہیں ہٹتی۔ اس میں بھی سپائی جیلیا استعمال ہوتی ہے اس میں بھی یہ شرط ہے کہ اگر گرمی سے ٹکور سے آرام آئے تو سپائی جیلیا مفید ہے۔ اس میں سردی سے تکلیف بڑھتی ہے لیکن درد کی نوعیت جلن کی ہوتی ہے۔ بہت سخت جیسے آگ لگی ہوئی ہو۔ اور اس درد کے کوندے یوں لگتا ہے جیسے شعلے دوڑ رہے ہیں یا جیسے گرم تار میں تن دیا ہوتا ہے اندر شدید گرمی آگ کا احساس اور Nerves کے جو کنارے ہیں وہ نظر آسکتے ہیں اتنے نمایاں آگ کے دھاگے چلتے ہیں کہ مریض اپنی انگلی رکھ کے بتا سکتا ہے کہ آگ یوں چل رہی ہے۔ ایسے کیسز میں سپائی جیلیا کو نہیں بھولنا چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے ایسے مریض ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے ہاتھ میں مستقل بیمار ہو جاتے ہیں۔ ان کو ٹیکہ لگاتے ہیں کسی چیز کا اور ٹیکہ اگر غلط لگ جائے۔ تو پہلے سے بھی بہت زیادہ درد ہوتی ہے۔

کیوں ٹھیک ہے نا یہ بات؟

ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب نے دریافت کیا کہ کیا یہ شینگلز میں استعمال ہو سکتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا بعض دفعہ ہو سکتی ہے۔ مگر ضروری نہیں شینگلز کی علامتیں عموماً ملتی ہیں اس سے برننگ وغیرہ۔ تو میں تو زیادہ تر شینگلز میں دیتا ہوں آرنیکا لیڈم اور لیکیسز یا آرنیکا اور نیٹرم میور۔ اس قسم کی دواؤں کا کمبی نیشن۔ زیادہ تر جو میں نے دیکھی ہے فائدہ مند ہے۔ آرنیکا لیڈم اور نیٹرم میور۔ بہت موثر ہے لیکن پہلے شینگلز میں یہ بھی دے چکا ہوں میں۔ درمیانہ فائدہ دیتی ہے۔ کیوریٹو نہیں ہوتی۔ جو دوسری دوائیں میں بتا رہا ہوں وہ کیوریٹو کام کرتی ہیں۔

آنکھوں کا درد اس میں آنکھوں کی درد بھی اعصابی ہوتی ہے۔ Nerves کے اندر درد کی لہریں دوڑتی ہیں آنکھوں میں۔ یعنی عام انفلیمیشن والی دردیں نہیں ہیں بلکہ ٹھنڈی آنکھ میں بھی درد ہوتی ہے۔ ذرا سردی لگے اچانک تو اس سے آنکھ کی درد شروع ہو جاتی ہے۔

اس کا کولسٹرول نیورلجیا بعض دفعہ بہت تنگ کرتا ہے لوگوں کو۔ اور شبہ پڑ جاتا ہے کہ دل کی تکلیف ہے بعض دفعہ Sternum کے قریب بھی سردیوں میں دردیں بڑی شدید ہوتی ہیں بعض مریضوں کو یہی اعصابی دردیں ہیں ٹھنڈ لگ جانے کے نتیجے میں جس میں سپائی جیلیا مفید ہے۔

اس کی دردوں کی ایک خاص پہچان یہ ہے کہ یہ دوڑتی ہیں کھڑی نہیں رہتیں یعنی یہ نہیں کہ یہاں درد ہو رہی ہو۔ دردیں چوٹوں کی ہوتی ہیں جو عام طور پر کھڑی ہوئی ہوں۔ اس کی درد یا انفیکشن ہو جائے تو بھی کھڑی درد ہے۔ اس کے اعصاب کو سردی لگنے کی وجہ سے دردیں پیدا ہوتی ہیں وہ دوڑتی ہیں۔ کبھی اس طرف تیزی سے جائیں گی کبھی اس طرف شوٹ کر جائیں گی۔ اور سپائی جیلیا اس لئے بہت اہم ہے کہ یہ دل کے لئے بھی بہت اچھی ہے۔ دل کی بیماریوں کے لئے اگر زیادہ سردی سے علامتیں ہوں درد کی تو اس کی بحث کی ضرورت ہی نہیں کہ دل کی تکلیف ہے یا نہیں؟ یہ دے دینی چاہئے۔

پیری کارڈائٹس اور اینڈوکارڈائٹس میں سپائی جیلیا نے اچھا نام پیدا کیا ہے۔ کیوں ڈاکٹر صاحب آپ میں بھی یہی اصطلاح استعمال ہوتی ہے یا کچھ اور۔ پیری کارڈائٹس اور اینڈو کارڈائٹس۔ اردگرد کی ہو تو پیری اور اندر جو ہے وہ اینڈو۔ اس کی تفصیل سمجھا دیں انکو۔ تاکہ ان کو پتہ چل جائے کہ کس طرح پہچانیں گے اس کو۔

پہچانیں گے کس طرح کہ یہ پیری یا اینڈو ہے؟ مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب نے بتایا کہ اس کے مختلف ٹیسٹ ہوں گے اینڈوکارڈائٹس عموماً" بیکٹیریل انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور جو پیری کارڈائٹس ہے اس میں انفیکشن ضروری نہیں ہوتا۔

حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ اینڈوکارڈائٹس میں انفیکشن ہوتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا۔ ہاں ہو سکتی ہے حضرت صاحب نے فرمایا آپ اس کی علامتیں بتائیں۔ وہ کیا ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ظاہری

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامتیں یہ ہیں کہ سانس لینے میں تکلیف۔ دونوں میں فرق بہت مشکل ہے بتانا۔ ٹیسٹ کرنے پڑتے ہیں۔ پھر ایکسرے کیا جاتا ہے ڈاکٹر صاحب نے بتایا مشکل ہوتا ہے دونوں میں تشخیص کرنا۔ اس کے لئے پھر ہمیں Investigation کرنی پڑتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب۔ دباؤ چونکہ پڑتا ہے پیری کارڈائٹس میں یہ ہوتا ہے کہ جھلی اردگرد ہے۔ پیری کارڈیئم وہ بڑی سخت ہوتی ہے۔ اس کے اگر اندر کوئی سوزش ہو تو ہارڈ ہو کر پھر دباؤ پڑتا ہے۔

حضرت صاحب۔ اس میں Pulsating ہوتی ہے؟ ڈاکٹر صاحب اس میں Pulsating ہے۔ پھر اس کے علاوہ سانس پھول جائے گا۔ کیونکہ پریشر ہو گا۔ پھیپھڑوں میں۔

حضرت صاحب ہارٹ جو ہے وہ پمپ کرتے وقت کتنی طاقت استعمال کرتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب طاقت سے مراد؟

حضرت صاحب کتنے ہارس پاور برداشت کرتا ہے۔

ڈاکٹر۔ یہ نہیں یاد

حضرت صاحب۔ کئی ٹن پریشر یہ برداشت کرتا ہے۔ کیونکہ خون کو Capillaries تک آخر تک پہنچانے کے لئے جو اندر دباؤ ہیں ان کو حاصل کرنے کے لئے کئی ٹن کی طاقت کا پمپ چاہئے اور یہ جو اسی نوے سال کے لوگ ہیں۔ نوے سال تک سانس لئے بغیر مسلسل یہ ہر وقت دھڑک کر طاقت دے رہا ہے۔ یہ عجیب وغریب پمپ ہے۔

اچھا اب آگے ہے۔ دماغ سے تعلق رکھنے والی علامتیں ہیں یہ، کہ کمزور یادداشت' آرام نہ ملنا' تھکان اور پریشانی اس میں بھی چکر آتے ہیں اٹھنے پر۔ اٹھ کر جب کھڑا ہوتا ہے آدمی۔ تو ہو سکتا ہے کہ بلڈ پریشر لو Low ہوتا ہو اس میں۔

کاربو ویج میں تو میں نے اکثر دیکھا ہے کہ اٹھ کر چکر آتے ہیں اور بلڈ پریشر Low ہی ہوتا ہے۔ کاربو ویج لو' بلڈ پریشر ٹھیک کر دے۔ پھر چکر ہٹ جاتے ہیں۔ لیکن اس کا مجھے پتہ نہیں کیا وجہ ہے۔ اٹھنے پر چکر کیوں آتے ہیں۔ بعض دفعہ کان کی تکلیف کی وجہ سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ کئی وجوہات ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایک چیز یہ ہے کہ شدید درد اور غنودگی ہوتی ہے۔ اگر یہ ساتھ ہو تو پھر اسی کی دوا ہے۔ کان سے تعلق ہے۔

سر میں Pulsating بہت ہے۔ اور اس کی Pulsating ہلکی ہیں اور Low بلڈ پریشر کی نہیں بلکہ ہائی بلڈ پریشر کی علامتیں ہوتی ہیں۔ اس میں سر اونچا کر کے پیچھے ٹکا کر آدمی لیٹا ہو تو وہ مریض کے لئے آسان ہے اور اگر سامنے جھکے تو تکلیف بڑھتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کا رجحان ہے۔ چکر ہائی میں بھی آتے ہیں اور Low میں بھی آتے ہیں۔ اس کا اٹھ کر کھڑا ہونا جو ہے وہ کانوں سے تعلق رکھتا معلوم ہوتا ہے۔ یہ غنودگی کی علامت ہے۔

بائیں طرف کی دوا درست نہیں

اس میں دردیں دائیں طرف بھی ہوتی ہیں اور بائیں طرف بھی۔ لیکن عام طور پر ہومیوپیتھ میں مشہور ہے سپائی جیلیا بائیں طرف کی دوا ہے سینگونیریا دائیں طرف کی۔ سپائی جیلیا میں درست نہیں ہے یہ بات۔ سپائی جیلیا میں پیچھے سے جو درد اٹھے گی گدی سے وہ کبھی دائیں طرف رکے گی کبھی بائیں طرف Pulsating ضرور ہوتی ہے Pulsations ہوتی ہیں اور درد کی لہریں دوڑتی ہیں۔ ماتھے پر آکر کبھی دائیں آنکھ میں کبھی بائیں آنکھ کے اوپر رک جاتی ہے۔ اس میں درد کے ساتھ ایسا احساس ہے جیسے کسی نے کپڑا کسا ہوا ہے۔ پٹی کس دی ہے۔ سر کے اوپر۔ اور بھی بعض دواؤں میں ہے۔ گلونائن میں۔ اور لیکیسز۔

شدت کی درد

بعض دفعہ درد کی شدت اتنی ہوتی ہے کہ اس کے نتیجے میں پسینے آجاتے ہیں۔ اور مریض ٹھنڈا پڑ جاتا ہے درد کی شدت کی وجہ سے متلی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ کرائسس کی علامتیں ہیں۔ ایسے مریض کو فوراً گرم کرنا چاہئے اور سنبھالنا چاہئے۔ کپڑوں میں لپیٹا جائے۔ چائے قہوہ وغیرہ پلایا جائے۔ کیونکہ یہ ایک دم ٹھنڈا ہو جائے تو نقصان بھی ہو سکتا ہے مریض کو۔ اس کے لئے سپائی جیلیا اچھی ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کی دردوں میں گرمی پائی جاتی ہے۔ لیکن شدت کے نتیجے میں اچانک مریض ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ دردوں کی حساسیت مختلف ہوتی ہیں مریضوں میں دردوں کے حساس ہونے کے لحاظ سے کون کون سی دوائیں نمایاں ہیں۔ بعض لوگ Sensitive زیادہ ہوتے ہیں اس لئے ان کو درد زیادہ محسوس ہو گی۔

پلیٹینا بھی بہت حساس مریضوں کی دوا ہے اس میں اصل سے زیادہ درد محسوس کرتا ہے اور ہیپر سلف بہت زیادہ حساس ہے یہاں تک کہ درد سے اگر بے ہوش ہو جائے مریض تو ہیپر سلف کی نمایاں علامت ہے۔ درد کی شدت سے بے ہوش ہو جائے۔

اور اس کے علاوہ کون کون سی ہیں۔ بعض دوائیں آپ کو یاد ہونی چاہئیں۔ میں پڑھا چکا ہوں آپ کو۔ کیموملا۔ ٹھیک ہے بالکل صحیح ہے عورتیں نمبر لے گئی ہیں سب کو مات کر دیا ہے آپ نے یادداشت میں۔

ایک اور دوائی بھی ہے۔ آگزیلک ایسڈ۔ آگزیلک ایسڈ کی درد بھی سخت ہوتی ہے اور اس کا مریض بھی درد سے بہت حساس ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر یہ پیٹ کی دردوں میں آگزیلک ایسڈ۔ بہت شدید عذاب پیدا کرتی ہے۔ آگزیلک ایسڈ کا مریض عموماً حساس زیادہ ہوتا ہے۔ درد بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اور کیموملا کی پھر کیا پہچان ہو گی اس سے؟

کیموملا کا مریض جب درد کی شدت محسوس کرتا ہے تو نہ وہ بے ہوش ہوتا ہے نہ وہ ٹھنڈا کرتا ہے۔ لوگوں کو بے ہوش کر دیتا ہے غصے میں۔ بڑا سخت ہر ایک کے اوپر اس کا عذاب ٹوٹتا ہے۔ تو ایسا مریض جو حساس ہو کیموملا چاہتا ہے۔ اور اگر وہ نرم پڑ جائے رونے لگ جائے۔ تو پھر پلسٹیلا۔

سپائی جیلیا میں ویسے انفلیمیسی نہیں ہے دردیں۔

اعصاب کے اندر کچھ ہے تکلیف۔ اندر کوئی انفلیمیشن ہو تو ہو لیکن درد اتنی شدید ہوتی ہے کہ درد کی لکیریں باہر سرخی کی صورت میں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ تو بعض دفعہ انگلی سے ٹٹول کے بتانے کی ضرورت نہیں۔ وہ درد اپنی شکل باہر نکال دیتی ہے۔ نقشہ بن جاتا ہے درد کا۔ اور رش کرتا ہے خون ہمدردی میں غالباً اس طرف یہ مخصوص سپائی جیلیا کی علامت ہے۔

سپائی جیلیا میں اعصاب کے وہ دھاگے جن میں درد ہو رہی ہے صرف وہیں سرخی ابھرتی ہے لکیروں کی صورت میں۔ بیلاڈونا میں تو سارا سر لگتا ہے پھٹ جائے گا۔ خون کے دباؤ سے۔ چہرہ تمتمایا ہوا ہوتا ہے۔ بہت فرق ہے وہ کاسٹیکم میں بھی ہے۔ اس میں بھی ہے۔ جو بھی کوندے ہوتے ہیں درد کے۔ کوندوں کی طرح دوڑتے ہیں۔ ان کو مریض بعض دفعہ بجلی کے کوندے بیان کر دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ دوڑنے والی دردیں ہیں۔ لپکنے والی دردیں ہیں۔ ایک جگہ سے اٹھتی ہیں کوند کے دوسری جگہ پہنچ جاتی ہیں۔ تو اس کو بیان کرنے کا طریقہ ہے آرسنک کے درد میں بھی جلن ہوتی ہے بہت۔ ایک اور بات ہے آرسنک میں سر کی علامتوں کو گرمی سے آرام نہیں آتا بلکہ ٹھنڈے پانی سے دھونے سے آرام آتا ہے۔ اور یہی چیز فاسفورس میں بھی ہے۔ معدے اور سر میں ٹھنڈ سے آرام اور باقی جگہ گرمی سے۔

اس لئے فرق کیا ہے؟۔ ہر جگہ ایک طرح کا جلوہ نہیں دکھاتی۔ ہر جگہ الگ الگ ہے۔ یہ جو فوکس نظر کا ہٹ جاتا ہے اس کو کیا کہتے ہیں؟

آنکھ نظر کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ فوکس کسی چیز کا جو ہے وہ Settle نہیں ہوتا اور بعض دفعہ وہ چیز یہاں کی جگہ ذرا سا ادھر دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو کہیں کہ چائے دانی میں چائے ڈال دو۔ تو ایک طرف ڈالیں گے۔ باہر نکال کے۔ وہ فوکس تو بعض دفعہ اتنا ہلتا ہے کہ برتن کے اندر رہتا ہے بعض دفعہ باہر جانی شروع ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں ایک بابا سندھی ہوا کرتا تھا۔ اس کا اتنا بگڑا ہوا ہوتا تھا۔ فوکس۔ رمضان میں جب پہلا روزہ رکھا تو چائے میں دیر ہو گئی۔ تو ہم لڑکے سب اکٹھے گئے ہوئے تھے۔ تو میں گیا جلدی سے۔ کہنے لگا بناتا ہوں۔ میں نے کہا دیر ہو رہی ہے تو اس نے اٹھائی چائے اور باہر کی طرف' چائے دانی یہاں ہے اور ابلتا پانی ایک طرف ڈال رہا تھا۔ دیر اس لئے ہو رہی تھی کہ پہاڑوں میں پانی دیر سے ابلتا ہے۔ وہ پانی بھاری پانی ہوتا ہے بعض دفعہ دیر لیتا ہے۔ تو چائے دانی یہاں ہے اور ڈال وہاں رہا تھا۔ میں نے کہا بابا ٹھہر جاؤ پانی گرا رہے ہو۔ میں نے ہاتھ پکڑا تو ہنس ہنس کے برا حال' ہاتھ سے کیتلی چھوٹ گئی۔ ڈل گیا ڈل گیا۔ جب فوکس ٹھیک کیا تو سمجھا کہ باہر جا رہا ہے۔ پرلی طرف جا رہا ہے کیتلی ہاتھ سے چھوٹ گئی سارا پانی بہہ گیا۔ یہ ہے وہ چیز۔

یہ تو بہت عام لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ بہرے پن کی شکل تو بہت عام ہے اور بعض دفعہ اگر میل بڑھ جائے زیادہ کان میں۔ ایک کان میں زیادہ ہو جائے تو ڈائریکشن ہٹ جاتی ہے کبھی اس طرف سے آواز آتی ہے کبھی اس طرف سے آواز آتی ہے۔ اور کان کی حس کے لحاظ سے سب سے زیادہ تیز حس کونسا جانور ہے۔ جو باریک ترین آوازوں میں فرق کرتا ہے۔

دو چیزیں ہیں۔ ایک چمگادڑ جس کی آنکھ اتنی کمزور ہوتی ہے کہ اس کو کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ وہ آواز کی reflection جو آتی ہے جس رفتار سے واپس آتی ہے آواز۔ اس سے وہ اندازہ کرتی ہے کہ سامنے کوئی چیز ہے جس سے ٹکر لگ سکتی ہے۔ اور بعض دفعہ وہ اس تیزی سے دیوار کی طرف جا رہی ہوتی ہے کہ آدمی سمجھتا ہے کہ یہ ابھی ٹکرا کے مر کے گر جائے گی۔ اور ایک انچ دور سے وہ اچانک پلٹتی ہے۔ یہ اس کی جو آواز کی غیر معمولی حس ہے وہ ڈائریکشن اور فاصلے سب کچھ اسے بتا رہی ہوتی ہے۔ عورتیں بہت ڈرتی ہیں چمگادڑ سے۔ کمرے میں آجائے تو وہ جھپٹتی ہے لگتا ہے پڑ جائے گی۔ اور وہ پاس پینترا بدل کے نکل جاتی ہے۔

دوسرا ہے الو۔ الو کی حس اتنی تیز اور اتنی درست ہے کہ رات کے اندھیرے میں گہری تاریکی میں نیچے۔ گھاس کے نیچے۔ پتوں کے نیچے کوئی چوہا چلے کوئی جانور تو اس کو یہ بھی پتہ ہوتا ہے کہ کس ڈائریکشن میں ہے کتنے فاصلے پر ہے۔ پنجہ کہاں گاڑنا ہے۔ اور سیدھا اترتا ہے۔ اس کی پرواز میں آواز نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا جو شکار ہے اس کو پتہ نہیں لگتا کہ کب کوئی چیز آئی ہے۔ اور بالکل صحیح ڈائریکشن میں اپنے پنجے وہیں رکھتا ہے جہاں وہ جانور ہے اور اڑ کر واپس اپنی شاخ پر آجاتا ہے۔ یہ عجیب خدا کی شان ہے۔ کہ کانوں سے پورے اندھیرے میں' ڈائریکشن' فاصلے' بالکل صحیح۔ کتنا نیچے ہے کس طرف ہے۔ اور دماغ میں کیا چیز پہنچی ہے۔ صرف ایک سرسراہٹ ہے۔ اس کی الیکٹریکل فارم وہ پہنچتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے۔

لیکن اگر انسانوں میں یہ بگڑ جائے تو بعض دفعہ مشکل پڑ جاتی ہے۔ ادھر سے بلاؤ تو ادھر چلے جاتے ہیں لوگ۔ آپ نے کسی کو دیکھا ہے ایسا؟

آنکھوں کی درد ہے اس کو ڈاکٹر دباؤ والی درد کہتے ہیں۔ اندر دباؤ پڑ رہا ہے بڑا سخت۔ اور حرکت سے' آنکھ کا ڈیلا ہلائیں تو درد بڑھ جاتی ہے۔ یہ علامت مخصوص سپائی جیلیا کے کیس میں ہے۔ مگر اصل پہچان یہ ہے کہ اس میں سرخی وغیرہ کوئی نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ آنکھ کے اندر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

مسٹر علی مجتبیٰ

مسٹر علی مجتبیٰ امریکہ سے نائیجیریا آئے تھے۔ ان کے آباؤ اجداد کو افریقہ سے ہی امریکہ لے جایا گیا تھا۔ اور وہاں کی زندگی کو ناپسند کرتے ہوئے خاص طور پر مختلف نسلوں کے آپس میں تعصب کو دیکھ کر وہ افریقہ واپس آگئے اور چونکہ وہ امریکہ ہی میں احمدیہ جماعت میں شامل ہو گئے تھے اور انہوں نے نائیجیریا کا نام سنا ہوا تھا اس لئے انہوں نے پسند کیا کہ وہ امریکہ کو چھوڑ کر نائیجیریا چلے آئیں مسٹر علی مجتبیٰ 7 مارچ 1962ء کو لیگوس میں فوت ہوئے اور جب ان کی وفات کی خبر اخبار ٹروتھ میں شائع کی گئی تو مولانا ایم۔اے۔ساقی جو اس وقت نائیجیریا سے جا چکے تھے۔ نے مسٹر علی مجتبیٰ کے متعلق یادرفتگان کی حیثیت سے ایک مضمون لکھا۔ جس کا عنوان ایک ایسی نظم کا ایک مصرع ہے جو مسٹر علی مجتبیٰ گنگنایا کرتے تھے۔ اس مصرعے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ لوگ سو گئے ہیں اور اب وہ کبھی کام نہیں کر سکیں گے۔

مولانا ساقی صاحب نے لکھا کہ جب میں نے مسٹر علی مجتبیٰ کی وفات کی خبر ٹروتھ میں پڑھی تو مجھے اس سے شاک (Shock) پہنچا۔ میں نے نائیجیریا میں پانچ سال گزارے تھے اور مجھے مسٹر علی مجتبیٰ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا تھا۔ وہ ایک نہایت وفادار دیانت دار اور قابل اعتبار شخص ہے۔ اگرچہ وہ ضعیف العمری کو پہنچے ہوئے تھے۔ ایسے لگتا تھا کہ وہ جوان ہیں۔ ان کی روح جوان تھی اور ان کا جسم بھی جوان نظر آتا تھا۔

جماعت کے تمام افراد مرد عورتیں اور بچے ان سے پیار کرتے تھے اور چونکہ وہ امریکہ سے آئے ہوئے تھے اس لئے ان کا نام مسٹر امریکہ رکھا ہوا تھا۔ جہاں تک جماعت (مشن) کا تعلق ہے وہ ڈاکخانے سے مشن کی ڈاک لایا بھی کرتے تھے۔ اور مشن کی ڈاک ڈاکخانے لے جایا بھی کرتے تھے۔ اور اکثر انہیں خاصی تعداد میں کتابوں کے بنڈل لانے پڑتے تھے اور یہ بنڈل کافی بھاری ہوتے تھے۔ لیکن جب ان سے کہا جاتا تھا کہ آپ نے کوئی مزدور کیوں نہ کر لیا تو آپ اکثر کہتے کوئی بات نہیں۔ میرے لئے یہ بوجھ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ جمعہ کا دن چونکہ اخبار ٹروتھ کے حوالہ ڈاک کرنے کا دن ہوتا تھا۔ اس لئے ہم سب مل کر اخبار کو ڈاک کے لئے تیار کرتے اور عام طور پر رات کے گیارہ بجے تک یہ کام ہوتا رہتا اور اس کے بعد مسٹر علی مجتبیٰ یہ سارے اخباروں کا گٹھا اٹھا کر ڈاکخانہ روانہ ہو جاتے اور ایسے لگتا کہ اس بوجھ کا اٹھانا ان کے لئے گڑیا سے کھیلنے والی بات ہے۔

رات کے گیارہ بجے تک جبکہ ہم اخبار فولڈ اور پیک کر رہے ہوتے مسٹر علی مجتبیٰ ہمیں امریکہ کے متعلق نہایت دلچسپ باتیں سناتے رہتے۔ اس طرح کام بھی آسانی سے ہو جاتا اور سب کا دل بھی لگا رہتا۔ ایک بات جو میں نے مسٹر علی مجتبیٰ میں خاص طور پر دیکھی وہ یہ تھی کہ اگرچہ ان کے حالات کچھ زیادہ اچھے نہ تھے اور غربت تھی اور خاصی غربت تھی۔ لیکن جو کچھ تھوڑی بہت رقم مشن انہیں دے سکتا تھا وہ اسی میں گزارا کرتے اور کبھی ایسا محسوس نہ ہوتا تھا کہ غربت کا ان پر اثر ہے۔ یا وہ اپنے لئے کچھ اور حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جمعہ کے روز اکثر کالی رومی ٹوپی اور بعض اوقات بوٹائی لگائے ہوئے وہ بیت الحمد میں وقت سے خاصا پہلے آجاتے اور ایسے لگتے جیسے کوئی خاصا بڑا تاجر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسٹر علی مجتبیٰ ایک بہت مضبوط کردار کے انسان تھے۔ وہ عزت نفس کے قائل تھے اور ہمیشہ اپنے آپ کو ایک آزاد اور خوددار انسان کی حیثیت سے دوسروں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ امریکہ سے وہ آزادی ہی حاصل کرنے آئے تھے جو انہیں افریقہ میں مل گئی اور انہوں نے اس آزادی کے خوب خوب مزے لوٹے۔

افریقہ کے تمام علاقوں میں کھانے میں مرچ بہت زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔ کسی کھانے کو اچھا نہیں سمجھا جاتا جب تک کہ اس میں خاصی زیادہ مرچیں نہ ہوں۔ لیکن مسٹر علی مجتبیٰ مرچ نہیں کھاتے تھے۔ بعض اوقات وہ بعض تقاریب میں جاتے تھے اور وہاں سے بھوکے ہی واپس چلے آتے۔ اس لئے کہ وہ اپنا مرچ نہ کھانے کا اصول توڑنا نہیں چاہتے تھے۔ البتہ جن دوستوں کو اس بات کا علم تھا کہ وہ مرچ نہیں کھاتے وہ ان کے لئے الگ خاص کھانا تیار کرتے تھے جس میں مرچ نہیں ڈالی جاتی تھی۔

جب مجھے ٹروتھ کی وہ کاپی ملی جس میں مسٹر علی مجتبیٰ کی وفات کا ذکر تھا تو میں نے اس خبر کے ساتھ چھپی ہوئی ان کی تصویر دیکھی اور تصویر دیکھتے ہوئے مجھے اس بات کا یقین نہیں آتا تھا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی وفات صرف مشن کے لئے من حیث الجماعت ہی ایک نقصان نہیں بلکہ ہر فرد اسے اپنا نقصان سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے کہ اب وہ اپنی اس نظم کے مطابق جو وہ اکثر گنگنایا کرتے تھے کہ لوگ سو جاتے ہیں۔ (وفات پا جاتے ہیں) اور پھر وہ نہ کوئی کام کر سکتے ہیں نہ کھیل سکتے ہیں۔ علی مجتبیٰ بھی سو چکے ہیں اور اب وہ اس دنیا میں کوئی کام نہ کر سکیں گے۔ بہرحال جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کلام میں بتایا ہے۔ ہم اسی کی طرف سے آتے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں واپس لوٹ جانا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

حسین سحر

ماہِ نو کے شکریہ کے ساتھ

ملتان میں فنِ خطاطی

ملتان صدیوں سے مختلف علوم وفنون کا مرکز رہا ہے۔ یوں تو ہر دور میں علمی ' ادبی اور ثقافتی لحاظ سے یہ شہر ایک خاص اہمیت کا حامل رہا۔ لیکن اسلامی عہد حکومت میں تو اسے عروس البلاد کی حیثیت حاصل رہی ہے..... اور یہ شرف بھی اس شہر کو حاصل ہے کہ برصغیر میں مسلمانوں کا سب سے پہلا علمی اور ثقافتی مرکز یہی شہر ٹھہرا۔ چنانچہ اسلامی علوم وفنون کے فروغ اور ان کی ترویج کا زیادہ تر کام یہیں ہوا۔ ان علوم و فنون میں نقاشی۔ کندہ کاری۔ فن تعمیر۔ کاشی گری اور خطاطی کو خاص اہمیت حاصل ہے اور پھر ان میں فن خطاطی اس لئے ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ یہ خالص اسلامی فن ہے۔ جس کی تاریخ یہاں اتنی پرانی ہے جتنی مسلمانوں کی تاریخ.....

کہا جاتا ہے کہ محمد بن قاسم کے ساتھ جو لوگ یہاں آئے۔ ان میں دیگر علوم وفنون کے ماہرین کے علاوہ کچھ خوش نویس بھی تھے۔ چنانچہ عبید بن احمد بغدادی وہ پہلے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے سب سے پہلے یہاں اس فن کی طرف توجہ دی۔ ان کے بعد مختلف بزرگان دین ملتان تشریف لائے۔ ان میں حضرت شاہ یوسف گردیز۔ حضرت بہاؤ الدین ذکریا۔ حضرت ملا منہاج الدین ملتانی۔ حضرت ملا کمال الدین ملتانی۔ حضرت مولانا سید جلال الدین بلخی ملتانی۔ حضرت امام الدین مبارک۔ علامہ قطب الدین کاشانی۔ حضرت عبداللہ تلمبوی اور حضرت عزیز اللہ تلمبوی کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ ان بزرگوں نے جہاں علم و عرفان کی شمعیں روشن کیں۔ وہاں خطاطی ایسے فن شریف کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ چنانچہ ان کے کچھ قلمی مخطوطات اور طغرے اب بھی بعض لائبریریوں کی زینت ہیں۔

مغلیہ دور حکومت میں خطاطی کے فروغ کے لئے خاصا کام ہوا۔ اس عہد کے معروف خوشنویسوں میں ملا عبدالعزیز بن احمد انصاری' میر ملا قیوم قندہاری' سلطان محمود کاشف انصاری' ملا نعمان بن سعید انصاری نقشبندی ہراتی' ملاقیوم بن حسن ملتانی اور میر عبداللہ ملتانی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ بزرگ اپنے اپنے دور میں اس فن میں اس قدر ماہر تھے کہ ان میں سے اکثر اکبر' جہانگیر اور شاہجہان کے درباری کاتب رہے۔ ان کے علاوہ ایران سے بھی کچھ ایسے بزرگ یہاں تشریف لائے جنہوں نے خاص طور پر خطاطی کے فن کو فروغ بخشا۔ ان میں حضرت صفی الدین شیرازی' حضرت جنید شیرازی' حضرت کمال اسمٰعیل اصفہانی' ملا حسن بن صالح خرقانی اور شاہ سید کرمانی کے علاوہ سید قاضی جلال الدین شیرازی کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ ان حضرات نے خطاطی کے فن کو بام عروج تک پہنچا دیا۔ اور فن خطاطی کے مختلف خطوں مثلاً ثلث ' ریحان ' رقاع ' نسخ ' نستعلیق ' توقیع اور کوفی وغیرہ میں کمال فن کے جوہر دکھائے۔ احمد شاہ ابدالی کے عہد میں نواب مظفر الدین شہید کی سرپرستی میں فن خوشنویسی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی' حضرت خواجہ خدا بخش چشتی' حضرت منشی غلام حسن شہید ملتانی' مولانا علی مردان' اور قاضی عبیداللہ چشتی نے اس فن کی ترویج میں نمایاں حصہ لیا۔ خود نواب مظفر الدین شہید بھی بہترین کاتب اور خط نستعلیق اور خط نسخ کے ماہر تھے۔

انگریزی دور میں چھاپے خانے کے لئے کتابت کا آغاز ملتان میں منشی نور الدین انصاری مرحوم نے کیا۔ ان کے بعد استاد بدر الدین مرحوم لاہور سے ملتان پہنچے۔ مولوی عبداللہ انہی کے شاگرد ہیں۔ جو ملتان میں سالہا سال تک اس فن کی خدمت کرتے رہے۔ کرشنا سٹیم پریس کے نام سے جب پرنٹنگ پریس قائم ہوا۔ تو منشی غلام جیلانی یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے یہاں کتابت اور مصوری دونوں فنون کو ساتھ ساتھ فروغ دیا۔ اس میدان میں ان کے بہت سے شاگرد اب بھی یہاں موجود ہیں۔ ملتان کے مشہور مصور اور کمرشل ڈیزائنر استاد فدا حسین انہیں کے شاگرد تھے۔

قیام پاکستان کے وقت کچھ ایسے خوش نویس بھی ملتان میں موجود تھے۔ جن کی شہرت ملتان سے باہر بھی جا چکی تھی۔ ان میں مولانا محمد حسن کلیم مرحوم اور استاد شیر محمد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کلیم مرحوم بجا طور پر اس فن کے استاد تھے اور نسخ اور نستعلیق دونوں خطوں میں لکھنے کے ماہر تھے۔ ان کے تحریر شدہ طغرے اور کتبے وغیرہ دیکھ کر برصغیر کے نامور خطاط تاج الدین زریں رقم مرحوم نے انہیں احسن التحریر کا خطاب عطا کیا تھا۔ استاد شیر محمد تقریباً چالیس سال تک کتابت کے فن سے وابستہ رہے۔ حضرت خواجہ غلام فرید کا باترجمہ دیوان جو بہاولپور سے شائع ہوا تھا۔ کشفی ملتانی مرحوم کی کتاب روح اسلام اور مولانا نور احمد خان فریدی کی اکثر تاریخی کتابیں انہیں کے حسن فن کا شاہکار ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد پریس کی کتابت کو یہاں فروغ حاصل ہوا۔ اور مختلف اخبارات و رسائل سے متعلق بہت سے خوش نویسوں نے اس فن میں نام پیدا کیا۔ اس کے علاوہ کتابوں اور اشتہاروں کی کتابت اور قرآن نویسی کے سلسلے مین بہت سے خطاط نمایاں ہوئے۔ ان میں

باقی صفحہ 7 پر

ﺍﻟﻔﻀﻞ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

جب بہت درد ہو تو معلوم ہوتا ہے آنکھ کے اعصاب متاثر ہوئے ہوئے ہیں- اور اس کے ساتھ بھی غنودگی ہوتی ہے-

بائیں آنکھ کا درد بائیں کی طرف جو خیال آتا ہے ہومیو پیتھ کو کہ یہ بائیں طرف کی دوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ایسی درد ہے جو مستقل بائیں آنکھ پر بیٹھ رہتی ہے- وہ سر درد نہیں ہے وہ بائیں آنکھ کا نیورلیلجیا ہے- وہ اس کا خاصہ ہے- جو سر درد ہے اس کو اس کے ساتھ کنفیوز نہیں کرنا چاہئے- اکثر ہومیو پیتھ میں نے دیکھا ہے وہ سپائی جیلیا کو بائیں طرف کی سر درد کی دوا بنائے بیٹھے ہیں حالانکہ اس کی سر درد گدی سے اٹھتی ہے دونوں طرف جا سکتی ہے- لیکن آنکھ کے اندر اپنی درد ہے ایک جو نیورلیلجیا ہے- یہ جو بیماری ہے اس کے لئے کوئی اور بھی دوا ہے جو سپائی جیلیا سے بہتر ہو؟

بلی کا دودھ- بلی کے دودھ سے جو دوا بنتی ہے وہ بائیں آنکھ کے نیورلیلجیا سے ایسا گہرا اس کا تعلق ہے کہ سپائی جیلیا سے بھی بہت بہتر ہے- اس لئے سپائی جیلیا کو چھوڑ کر پہلے بلی کا دودھ استعمال کرنا چاہئے- یہ نہیں کہ بلی ڈھونڈیں اگر سلیم کے پاس ہے تو دبا کر بیٹھ جاتا ہے-

لاک فیل ہے- فیلن- جو ہے اس قسم کی ذات کی بلی- کینائن ہے کتے کی ذات- فیلائن بلی کی ذات- تو بلی کے دودھ کو بھی لاک فیل کہتے ہیں- ایل کے بعد فل سٹاپ ڈال دیتے ہیں- آگے پتہ نہیں کیا لفظ ہے- فیلائن ہے یا کچھ اور ہے- لیکن لاک فیل لکھ دیں- Lac لاک فل سٹاپ اور Fel فیل یہ اس کا نام ہے-

سپونجیا ٹوسٹا یہ جو سپونج ہے- یہ وہی سپونج ہے جو سمندروں میں ملتا ہے ایک جانور ہے- جس کا جسم سپونجی ہوتا ہے- اور وہ اگر مر جاتا ہے تو سپنج تیرنے لگتے ہیں- باہر آجاتے ہیں غوطہ خور خود باقاعدہ سپنجوں کی تلاش میں بیچنے کی خاطر پیشہ بنائے ہوئے ہیں کہ سپنج اکٹھے کرتے رہتے ہیں- سپنج اس میں خوبی یہ ہے کہ اس کو دباؤ تو سب پانی نچڑ جائے گا اور کھولو تو آپ ہی آپ کھل جائے گا- اس کے اندر ایک الاسٹی سٹی ایسی ہے جو سو سال میں بھی خراب نہیں ہوتی- پڑا رہے گا تو پھر بھی سپنج ہی رہے گا- اس کا بہت بڑا تعلق لمبی کھانسیوں سے بھی ہے- اور جلد کی تکلیف سے بھی ہے- دل اگر کمزور اور سپونجی سا ہو جائے اور اس میں کوئی جان اور ٹون نہ رہے Muscles میں تو اس کے نتیجے میں بعض دفعہ دمہ بھی ہو جاتا ہے اور کھانسی بھی اٹھتی ہے- اور اس کو کہتے ہیں- کارڈیاک کف Cardiac Cough اور اس میں سپونجیا چوٹی کی دوا ہے اور اس کی کھانسی کی ایک پہچان ہے کہ آواز ایسی آتی ہے جیسے آرا چل رہا ہو- کھس کھس کھس کی آواز آتی ہے- دمے میں کئی دفعہ ایسی آوازیں آتی ہیں- لیکن ضروری نہیں کہ وہ سپونجیا کا ہی کیس ہو- لیکن سپونجیا کی جو خاصیت ہے کہ سارے سانس میں ہر چیز میں مستقل اس کا حصہ بنتا ہے اس کے ساتھ ہی سانس نکلتی ہے-

وہ اس کی پہچان ہے- وہ اگر نہ بھی پہچان ہو تو دل کی کمزوری سے جو کھانسی کا تعلق ہے اس کو آپ یاد رکھیں- اور ایسی کھانسیاں جو ہیں اس میں عام دوائیں اثر نہیں کرتیں- اس لئے سپونجیا سے ہی ٹھیک ہوتی ہیں- اور دمے میں بھی بہت مفید ہے- اس کے علاوہ دل کی کھانسی کے علاوہ دوسرے دمے میں بھی مفید ہے-

اب وقت ہو گیا ہے- باقی اللہ نے چاہا تو کل سپونجیا سے شروع کرنا ہے-

بقیہ صفحہ 6

حافظ بشیر احمد' محمد سلیم چشتی' منشی طفیل احمد قادری' مختار حسین اسدی' استاد عبدالشکور مرحوم' منشی نذر محمد' حاجی منظور احمد احقر مرحوم' عبدالغفار شاد' تاثیر نقوی مرحوم' منشی عبدالمجید اور صالح محمد جمالی مرحوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں-

موجودہ دور کے خوش نویسوں میں سراج احمد سعیدی' منشی محمد اسلم وفا' یوسف جاوید' رحمت علی انصاری' طالب حسین' فیاض احمد' ظہور احمد تابش' خالد محمود' عاشق الٰہی' اقبال یوسفی' زوار حسین' شمس الدین' غلام فرید بھٹی' نوید بھٹی اور حافظ محمد اقبال احسن ابن کلیم کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں-

ان میں ابن کلیم اس لحاظ سے نمایاں ہیں کہ ایک تو وہ اپنے وقت کے ماہر فن استاد محمد حسن خان کلیم مرحوم کی یادگار ہیں اور ان کے فن کو زندہ رکھے ہوئے ہیں- دوسرے انہوں نے دبستان فروغ خطاطی کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہوا ہے- جہاں فن خطاطی کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے- وہ اس فن کے لئے خالص علمی اور سائنسی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں- اپنے والد بزرگوار کلیم مرحوم کی فنی روایات کے ساتھ وہ نت نئے تجربات بھی کرتے رہتے ہیں- چنانچہ کچھ عرصہ قبل انہوں نے خط نسخ اور خط نستعلیق وغیرہ کے امتزاج اور پیوند سے ایک نہایت خوبصورت خط اختراع کیا ہے- جسے خط رعنا کا نام دیا گیا ہے- یہ خط ملک بھر میں بے حد مقبول ہو رہا ہے مختلف مقامات پر ان کی خطاطی کی نمائشیں بھی منعقد ہو چکی ہیں-

غلام فرید بھٹی ایک مقامی سکول میں ڈرائنگ ٹیچر ہیں- معروف مصور اور خطاط صادقین نے مصوری اور خطاطی کے امتزاج سے جو فن ایجاد کیا ہے- غلام فرید ان سے متاثر معلوم ہوتے ہیں- چنانچہ انہوں نے بھی صادقین کی طرح کئی قرآنی آیات کو اپنے انداز میں موقلم کے ذریعہ صفحہ قرطاس پر منتقل کیا ہے- اور اب ان کی فنی روایت کو ان کے صاحبزادے نوید بھٹی بڑی خوش اسلوبی سے آگے بڑھا رہے ہیں- غرض ملتان میں خطاطی کا فن آج بھی زندہ ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر ہے- آج کے نوجوان خوشنویسوں کے فن پارے دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ اس خطے میں فن خطاطی کا مستقبل امید افزا ہے- فن خطاطی ہمارا تاریخی اور ثقافتی ورثہ ہے- اور اس ورثے کی صحیح معنوں میں حفاظت اس وقت ہو سکتی ہے- جب فنکاروں کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی اور سرپرستی کی جائے- جوہر قابل کی کمی نہیں-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بخار علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں- مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے-

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص جس کا رنگ سانولا- قد 5-05 فٹ جسم فربہ داڑھی رکھتا ہے اور عینک لگاتا ہے- اپنے آپ کو بوجہ بیماری گونگا ظاہر کرتا ہے- کہتا ہے کہ وہ احمدی ہے اور نام سید امان اللہ ہاشمی بتاتا ہے پیشہ جلد سازی ہے- اپنے آپ کو ربوہ کا رہائشی بتاتا ہے- یہ شخص بعض جماعتوں کی بیوت الذکر میں جلد سازی کے بہانہ سے ٹھہرا اور پھر چوری کی وارداتیں کیں- احباب محتاط رہیں اور اگر اس شخص سے رابطہ ہو تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے-

(نظارت امور عامہ)

احمدی خواتین اور وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں-

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں- اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں- ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں- ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں- تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

بقیہ صفحہ 1

اندر والی چیز نسبتاً کم اور چھوٹی- اس لئے انسان میں اس کا برعکس رد عمل پیدا ہوتا ہے- سمجھتا ہے کہ بہت بڑی کوئی چیز آئی ہے کھولے دیکھے تو اندر سے کوئی چیز خاص نہ نکلے تو ظاہر بات ہے کہ مضمون اپنے مقصد کو کھو دیتا ہے- مگر (کلام الٰہی) نے جس رنگ میں توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تم خدا کی خاطر خرچ نہیں کرتے تو یاد رکھو یہ ایسی بات نہیں کہ نہیں تو نہ سہی چلو ٹھیک ٹھاک ہے- فرماتا ہے اس کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ بیچ کی بات نہیں ہے تم ہلاکت کی طرف جا رہے ہو- وہی مال جو تم خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے بچاتے ہو وہ تمہاری ہلاکت پر منتج ہو گا- اتنا بڑا کھلم کھلا اعلان ہے- اور پھر راہ میں خرچ کرنے کی تحریص کی خاطر یہ بیان فرمایا کہ محبت کی خاطر خرچ کرنا چاہتے ہو تو پھر سجا کر پیش کیا کرو- ایسے طریق پر پیش کرو کہ تمہاری قربانی میں مزید حسن پیدا ہو جائے اور یاد رکھنا کہ اللہ محسنین سے محبت کرتا ہے-

(از خطبہ یکم ستمبر 1995ء)

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی!

("ماہ نو" جنوری 1994ء)

بقیہ صفحہ 6

یہ مضمون ٹروتھ کے 27- اپریل 1962ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا-

نوٹ جیسا کہ دوست جانتے ہیں اب مولانا مبارک احمد ساقی بھی اس دنیا میں موجود نہیں ہیں-

ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات
نیز بالوں کو گرنے سے روکنے
اور سیاہ رکھنے والا
تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• بہترین تشخیص
• مناسب علاج

لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S
فون دکان 0438-520411
رہائش 0438-2195

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ محکمہ خارجہ کے ترجمان نکولس برنز نے ایک بیان میں حکومت پاکستان اور ایم کیو ایم سے کہا ہے کہ وہ کراچی اور سندھ کے دیگر علاقوں میں حالات کی بہتری کے لئے آپس میں کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر مذاکرات کریں۔ اس بیان میں کلنٹن انتظامیہ نے کراچی میں سیکورٹی فورسز کی حراست میں اور ایکسٹرا جوڈیشل ہلاکتوں اور جگا ٹیکس کی وصولی پر اظہار تشویش کیا ہے۔ اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ کراچی میں تشدد نے انتہائی خطرناک موڑ اختیار کر لیا ہے۔ اور ان کو صحیح رخ پر لانے کے لئے مذاکرات کا عمل بحال کیا جائے۔

○ ایم۔ کیو ایم۔ کے قائد الطاف حسین کے بڑے بھائی ناصر حسین اور بھتیجے عارف حسین کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ پولیس نے شہر میں سخت حفاظتی انتظامات کئے ہوئے تھے۔ پھر بھی چار افراد پولیس کے ساتھ فائرنگ کے تبادلہ میں ہلاک ہو گئے۔ دوسری جگہوں پر بھی مزید چار افراد مارے گئے۔

○ وزیر مملکت برائے قانون و انصاف رضا ربانی کہا ہے کہ پاکستان آزاد جمہوری ملک ہے۔ ایف آئی آر درج کرانا ہر شہری کا حق ہے تاہم الطاف حسین کے بھائی اور بھتیجے کے قتل کی جو ایف۔ آئی۔ آر درج کرائی گئی ہے وہ سیاسی بنیادوں پر درج کرائی گئی ہے اور بدنیتی پر مبنی ہے۔ کچھ طاقتیں اور عناصر دہشت گردی کو بڑھاوا دے کر سیاسی عدم استحکام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ایف آئی آر درج کرنے میں دیر کی گئی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے حکومت کو ہدایت کی ہے کہ بہاول پور جیل میں قید پاکستان مسلم لیگ کے رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کو تمام سہولتیں فراہم کرے۔ اگرچہ حکومت نے کہا ہے کہ ان کو جیل مینوئل کے مطابق بی کلاس کی سہولتیں دی جا رہی ہیں۔

○ حکومت کی طرف سے بھارت کے ساتھ تجارت کے معاملہ میں اسے موسٹ فیورڈ فیشن قرار دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہر قسم کا سامان درآمد اور برآمد کیا جا سکے گا۔ مخصوص اشیاء کی فہرستیں ختم کر دی جائیں گی۔ اور بھارت کے ساتھ تجارت آزادانہ کی جا سکے گی۔

○ وفاقی وزیر تجارت احمد مختار نے کہا ہے کہ بھارت سے تجارت پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت تیسرے ملک کے توسط سے بھارت سے جو تجارت ہو رہی ہے اس کی مالیت ایک ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ اس لئے دونوں ممالک اگر براہ راست تجارت بڑھائیں تو نہ صرف سمگلنگ ختم ہو گی بلکہ آمدنی میں بھی اضافہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھارت تو کیا ہر اس ملک سے تجارتی تعلقات استوار کر سکتے ہیں جسے ہم نے تسلیم کر رکھا ہے۔ لیکن اسرائیل سے تعلقات قائم نہیں ہوں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری نثار حسین نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف حکومت کی طرف سے مذاکرات کی پیش کش کا جواب قومی اسمبلی میں جمعرات کو دیں گے۔ اور اس پیش کش کے حوالے سے صورت حال کا جائزہ بھی پیش کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے وزیر اعظم کے خط کا باقاعدہ تحریری جواب دے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن سے مذاکرات کنپٹی پر پستول رکھ کر نہیں۔ خوش گوار سیاسی ماحول میں ہی کئے جا سکتے ہیں۔ مفاہمت کی دعوت دینے والے اپنا لب و لہجہ بھی درست کریں۔

○ بینکنگ ٹریبونلز کی تشکیل کے خلاف کیس کی سماعت کے دوران لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کے رکن مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے ریمارکس دئے ہیں کہ ہمارے ملک میں بینک مجموعی طور پر سوا سے ڈیڑھ سو فی صد تک سود لیتے ہیں اور اس پر بھی اسلامی ملک کے بینک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جبکہ غیر مسلم ملک جاپان میں شرح سود صرف ڈیڑھ فی صد ہے۔

○ محکمہ انکم ٹیکس نے بتایا ہے کہ خالد احمد خان کھرل کی اکارڈ ٹیکسٹائیل ملز ٹیکس چوری یا اسے چھپانے میں ملوث نہیں۔ ملز اس علاقہ میں واقع ہے جہاں ٹیکس سے چھوٹ حاصل ہے۔ اس لئے اس پر انکم ٹیکس آرڈی ننس 1979ء کا اطلاق نہیں ہوتا۔

○ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد نے بتایا کہ چین کے ساتھ دوسرے بجلی گھر کے لئے بات ہو رہی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ایٹمی بجلی گھر کے مختلف حصوں کی تیاری کے لئے ایک خصوصی ورکشاپ قائم کی جا رہی ہے۔

○ اسلامی وزرائے خارجہ کی 23 ویں کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر ایک ٹھوس قرارداد منظور کر لی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں الیکشن حق خود ارادیت کا نعم البدل نہیں ہو سکتے۔ یہ حق سلامتی کونسل کی قراردادوں میں کشمیری عوام کو دیا گیا ہے۔ کانفرنس نے مسئلہ کشمیر پر امن طریقے سے حل کرنے کا مطالبہ کیا اور سانحہ چرار شریف کی بھی مذمت کی ہے۔

○ پنجاب حکومت نے عالمی بینک کی ہدایت پر ایک قانون منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے آبیانہ میں دس گناہ اضافہ ہو جائے گا۔ اور محکمہ آب پاشی کے ساٹھ فی صد ملازم برطرف کر دئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس قانون کا مسودہ تیار ہو گیا ہے اور پنجاب اسمبلی سے منظوری کے بعد اگلے سال اس پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔

○ حکومت نے کراچی میں شام کے پانچ اخبارات کے خلاف مقدمات درج کئے ہیں۔ پولیس نے ان اخبارات کے ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر اور رپورٹروں کو تھانے طلب کیا۔ جبکہ اخبارات کی مشترکہ ایکشن کمیٹی نے کارروائی کی شدید مذمت کی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی حکومت نے 30۔ جون کو کراچی کے شام کے چھ اخبار بند کر کے جلدی کھلوا دئے تھے۔

○ پیپلز پارٹی کے باغی اراکین کے "احتجاج" کو تسلیم کرتے ہوئے بالاخر وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے انہیں اسلام آباد طلب کر لیا ہے۔ ان کو وزیر اعظم کے خصوصی طیارے میں اسلام آباد لے جایا گیا۔ باغی ارکان نے اسلام آباد جانے سے پہلے لاہور میں موجود صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری سے بھی مختصر ملاقات کی۔

○ ملی یکجہتی کونسل نے اپنے احتجاجی پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے مطابق 22۔ دسمبر کو راولپنڈی کے پہلے احتجاجی جلسے سے نورانی سمیت تمام رہنما خطاب کریں گے۔ 29۔ دسمبر کو یوم احتجاج منایا جائے گا اور 30۔ دسمبر کو ملک گیر ہڑتال کی جائے گی۔

○ وفاقی وزیر بہبود آبادی جے سالک نے کہا ہے کہ کرپشن میں ملوث ارکان اسمبلی اور بیورو کریٹ ملک کے غدار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزراء اور ارکان اسمبلی اختیارات کے حصول کے لئے اسمبلیوں میں بھی دھینگا مشتی اور بڑھکوں سے باز نہیں آتے۔

○ امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ آزادانہ تجارت کی اجازت ملک دشمنی ہے۔ یہ کام امریکی ایماء پر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسی محب وطن حکومت کے شایان شان نہیں ہو سکتا۔ اس سے معاشی صورت حال مزید ابتر ہو گی۔

○ بنگلہ دیش میں حزب اختلاف کی جماعتوں کی اپیل پر ہڑتال کے تیسرے روز دارالحکومت ڈھاکہ میں بم کے متعدد دھماکے ہوئے تاہم کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔

○ سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں کار بم کے دھماکہ میں پانچ افراد ہلاک اور بیس زخمی ہو گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے ادارے بہبود اطفال یونیسف پیرس کی رپورٹ کے مطابق گذشتہ دس برسوں کے دوران جنگی کارروائیوں میں دنیا بھر میں بیس لاکھ بچے بے گھر ہو گئے ہیں۔

○ ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ ایران مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کے لئے کوششیں جاری رکھے گا۔

○ پاکستان نئی دہلی کی سارک نمائش میں بھرپور شرکت کرے گا۔

○ سعودی عرب کی حکومت نے سندھی زبان میں قرآن شریف کے منظوم ترجمے والے قرآن پاک کے دو لاکھ نسخے حکومت پاکستان کے حوالے کئے ہیں۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

ہوالشافی
ہومیوپیتھک کلینک
لیڈی ڈاکٹر خدیجہ بیگم
(اقصیٰ روڈ) انیس مارکیٹ ربوہ
دسمبر ٹائم 10 تا 1 بجے صبح - 3 تا 6 بجے شام
کچھ لوگ اس الجھن کا شکار ہیں کہ ہومیو علاج لمبا ہے۔ طریقہ علاج چاہے کوئی بھی ہو مرض جلد اور پرانا دیر سے ٹھیک ہوتا ہے۔ خدمت کا موقع دیں اور آزما کر دیکھئے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ - گول بازار - ربوہ
فون نمبر:- 212434 (04524)

نور کاجل 8/- | نور ابٹنہ 15/- | نور آملہ 15/- | خورشید ہیئر آئل 60/- | تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون: 04524-211538